بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعہ — قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۰ صفر ۱۳۹۰ھ - ۱۷ شہادت ۱۳۴۹ ہش - ۱۷ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۸۷

ممبرات لجنہ اماء اللہ لاہور کیلئے ضروری اطلاع

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ۱۹ اپریل بروز اتوار لجنہ اماء اللہ لاہور کے ایک خصوصی اجلاس میں شرکت فرما کر ممبرات سے خطاب کرنا منظور فرمایا تھا۔ لجنہ لاہور کا یہ اجلاس فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اجلاس کی نئی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ لجنہ لاہور کی ممبرات مطلع رہیں۔

جامعہ احمدیہ ۱۹ اپریل کو کھلے گا

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء مطلع رہیں کہ موسمِ بہار کی تعطیلات کے بعد ۱۸ اپریل بروز ہفتہ صبح ۷ بجے جامعہ لگ جائے گا اور اسمبلی ۶ بجکر ۵۰ منٹ پر شروع ہو جائے گی۔ طلباء وقت پر جامعہ میں پہنچ جاویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی نائیجیریا میں اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضور ایدہ اللہ کی نائیجیریا کے سربراہِ مملکت جنرل یعقوب گوون سے ملاقات

جنرل موصوف کی طرف سے اہلِ نائیجیریا کیلئے جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں کی تعریف

اباداَن میں مُلک کے ہزاروں دانشوروں اور اہلِ علم حضرات سے حضور ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب

جماعتِ احمدیہ اباداَن کی طرف سے اپنے آقا ایدہ اللہ کا نہایت پُرجوش اور والہانہ استقبال

جیسا کہ الفضل کے گزشتہ شماروں میں شائع شدہ اطلاعات سے احبابِ جماعت کو معلوم ہو چکا ہے ۱۱ شہادت (اپریل) سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا میں مقیم ہیں اور حضور مغربی افریقہ کے اِس اہم ملک کا تبلیغی دَورہ فرما رہے ہیں۔ حضور ۱۱ اپریل کے بعد سے اب تک لیگوس اور اجیبواوڈے کا دَورہ فرما چکے ہیں۔ اِن ہر دو مقامات پر منعقد ہونے والی استقبالیہ تقاریب میں نائیجیریا کی اہم شخصیتوں، حکومت کے اعلیٰ افسران، نامور مسلم زعماء، دیگر معززین اور رؤساء نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور وہ بفضلہ اللہ تعالیٰ حضور کے ارشادات سے بھی مستفیض ہوئے۔ اِجیبواوڈے میں حضور نے جماعت کی نو تعمیر شدہ تیسری مسجد کا افتتاح فرمایا جو ۳۵ ہزار پونڈ کے صرف سے حال ہی میں مکمل ہوئی ہے۔

مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصولہ ۱۴ اپریل کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے نائیجیریا کے سربراہِ مملکت جنرل یعقوب گوون سے بھی ملاقات فرمائی۔ اِس ملاقات میں جنرل صاحب موصوف نے اہلِ نائیجیریا کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے، انہیں طبی سہولتیں بہم پہنچانے نیز انہیں مفید با اخلاق اور ایثار پیشہ شہری بنانے کی مساعیٔ جمیلہ کے سلسلہ میں جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر خدمات کو سراہا اور ان کی بہت تعریف کی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ نائیجیرین مسلمانوں میں حصولِ علم کی لگن پیدا کرنے اور انہیں اِس طرح ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں جماعتِ احمدیہ کو اولیت کا فخر حاصل ہے کیونکہ یہ جماعتِ احمدیہ کے اوّلین مبلّغِ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم نیّر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تھے جنہوں نے ۱۹۲۱ء میں وہاں سب سے پہلے مسلم سکول کی بنیاد ڈالی اور مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کی طرف بہت زور شور سے توجہ دلائی۔ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے اپنے سکول قائم ہونے شروع ہوئے۔ آج بھی جماعت وہاں ایک سیکنڈری سکول اور دس پرائمری سکول چلا رہی ہے علاوہ ازیں جماعت نے وہاں تعلیم کو فروغ دینے کے سلسلہ میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی خدمات بھی فراہم کی ہیں چنانچہ آج بھی وہاں جماعت کے فراہم کردہ قریباً درجن بھر پاکستانی اساتذہ مختلف سکولوں میں تعلیم و تدریس کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ پھر وہاں اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت اور خدمتِ خلق کا فریضہ انجام دینے میں بھی جماعت نے کچھ کم اہم کام سرانجام نہیں دیا ہے۔ اِس وقت نائیجیریا میں جماعت کی قائم کردہ دو ڈسپنسریاں طبّی خدمات سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔ ان میں سے ایک شمالی نائیجیریا کے شہر کانو میں خدمات بجا لا رہی ہے اور دوسری ڈسپنسری خود دارالحکومت لیگوس میں عوام کی بے لوث طبی خدمت کا فرض ادا کر رہی ہے۔ پھر آجکل جماعت کی طرف سے ایک وسیع ہسپتال بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اِسی کی زیرِ تعمیر عمارت کا سنگِ بنیاد گورنر آف کانو سٹیٹ نے گزشتہ سال رکھا تھا۔ مزید برآں جماعتِ احمدیہ نے اپنے تبلیغی مشنوں کے ذریعہ وہاں اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کو زیادہ سے زیادہ پھیلا کر اور لوگوں کو اُس پر عمل پیرا کرا کے ان کی زندگیوں میں نہایت ہی خوشکن انقلاب پیدا کر دکھایا ہے اور اِس طرح انہیں مفید، کارآمد، ہُنرمند، با اخلاق اور ایثار پیشہ شہری بنانے میں کچھ کم اہم خدمت سرانجام نہیں دی ہے۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ تازہ اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ سربراہِ مملکت سے ملاقات فرمانے کے بعد بذریعہ موٹر کار لیگوس سے نائیجیریا کے مشہور شہر اباداَن تشریف لے گئے۔ یہ شہر دارالحکومت لیگوس کے بعد نائیجیریا کا دوسرا بڑا اور اہم شہر ہے اور دارالحکومت سے قریب ایک سو میل بجانبِ شمال واقع ہے۔ اِس شہر کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ ملک کی قدیم ترین یونیورسٹی جو "اباداَن یونیورسٹی" کہلاتی ہے یہیں واقع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِس شہر کو دانشوروں اور اہلِ علم اصحاب کے ایک اہم مرکز کی حیثیت حاصل ہے۔ اباداَن میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر وہاں کی جماعتِ احمدیہ کے مخلص اور فدائی احباب نے اپنے آقا ایدہ اللہ کا بہت گرمجوشی کے ساتھ والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد حضور نے دانشوروں، اہلِ علم دوستوں اور دیگر معززینِ شہر کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ حضور نے اِس موقع پر ایک ولولہ انگیز تقریر ارشاد فرمائی۔ اندازہ ہے کہ اِس موقع پر قریباً پانچ ہزار افراد حضور کی تقریر سے مستفیض ہوئے۔ تقریر سے فارغ ہونے اور احبابِ جماعت کو ملاقات سے مشرف فرمانے کے بعد حضور اسی روز شام کو لیگوس واپس تشریف لے آئے۔

اِس تازہ اطلاع پر مبنی مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ۱۴ اپریل کے مرسلہ تار کا (جو یہاں ۱۵ اپریل کو موصول ہوا) ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"لیگوس ۱۴ اپریل بوقت ۴ بجے سہ پہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائیجیریا کے سربراہ مملکت (جنرل گوون) سے ملاقات فرمائی۔ اِس ملاقات میں انہوں نے حضور ایدہ اللہ سے جماعتِ احمدیہ کی ان خدمات کا تذکرہ فرمایا جو جماعتِ احمدیہ (تعلیم اور طب وغیرہ میدانوں میں) اہلِ نائیجیریا کی انجام دے رہی ہے اور انہیں بہت سراہا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ موٹر کار کے ذریعہ اباداَن تشریف لے گئے جہاں احبابِ جماعت نے حضور کا نہایت گرمجوشی سے والہانہ استقبال کیا۔ بعد میں حضور نے شہر کے قریباً پانچ ہزار دانشوروں اور دیگر معززین سے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ اسی روز لیگوس واپس تشریف لے آئے"

احبابِ جماعت اِن ایام میں خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ شہادت ۱۳۴۹ہش

خدا کی بادشاہت

(قسط نمبر ۲)

افسوس ہے کہ اِس دنیا میں بہت سے ظلم وستم ایسی ہی نام نہاد قربانیوں کی وجہ سے سہے جاتے ہیں اور ان سے دنیا کے انصاف و حق پرستی میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ یہ جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اکثر ناتراشیدہ اقوام میں قتل و غارت ضد کی وجہ سے ہوتے ہیں اور پشت ہا پشت تک دشمنیاں چلتی رہتی ہیں۔ ایک بیٹا جس کا باپ کسی فریق نے قتل کر دیا تھا محض ضد پالنے کی وجہ سے ضروری سمجھتا ہے کہ اپنے باپ کے قاتل کو قتل کرے۔ یہ سلسلہ قبائل میں غیر معلوم وقت سے چلا آ رہا ہے مگر اسلام نے اس کی سخت مذمّت کی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اس سے نہایت زور سے منع فرمایا اور کہا ہے کہ گزشتہ خونوں کو مَیں نے اپنے پاؤں میں کچل دیا ہے۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو وصیت فرمائی کہ قبائل اور خاندانوں میں جو ضدی قتل وغارت کے کاروبار کا سلسلہ جاری ہے اس کو ختم کر دیا جاتا ہے۔

بے شک تفاخر کے نقطۂ نظر سے تو یہ ضدی کاروبار بھلا معلوم ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنے کا پہلا عملی گُر تھا جو آپؐ نے پیش کیا اور اس طرح جو خدا کی بادشاہت کی بنیاد ڈالی اس کا عملی ظہور صرف آپؐ کی نبوت اور خلافتِ راشدہ کا عہد ہی پیش کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس خدا کی بادشاہت کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکھائی ہے اور جس کو آج تک عیسائی دہراتے چلے آئے ہیں عیسائی دنیا اپنی تمام تاریخ میں اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ اور نہ وہ آج تک وہ عملی قواعد منضبط کر سکی ہے جن سے خدا کی بادشاہت اِس دنیا میں قائم ہوتی ہے۔

بات یہ ہے کہ ایک تو نری خواہش ہوتی ہے دوسرے اس خواہش کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے جدّوجہد ہوتی ہے۔ قرآن کریم سے پہلے جتنی کتب آسمانی نازل ہوئی ہیں ان میں سے کسی نے مکمل ایسا لائحہ عمل پیش نہیں کیا گیا جس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم ہو سکتی ہے صرف قرآنِ کریم ہی نے اس کو مکمل طور پر پیش کیا ہے۔ اسی لئے شروع ہی میں اس کو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرح صرف خدا کی بادشاہت کی خواہش ہی نہیں کی اگرچہ یہ بھی عظیم الشان بات ہے بلکہ آپؐ نے خلقہ القرآن کے مطابق اس پر خود بھی عمل کیا اور صحابہ کرامؓ سے بھی عمل کرایا اور فی الواقعہ اِس دنیا میں خدا کی بادشاہت کا جیتا جاگتا نظارہ تاریخ عالم میں ثبت کر دیا ہے۔ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام اس میں ہماری پوری پوری رہنمائی نہیں کرتے۔ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات ہے جس نے اپنے اسوہ حسنہ کے مکمل نمونے پیش کئے ہیں اور جو قرآن و سُنّت رسول اللہؐ میں رہتی دنیا تک زندہ ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ مجدّدین کا سلسلہ قائم کر کے ان کو آج تک زندہ رکھا ہے جس کو پورے کا پورا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے از سرِ نو زمانۂ حال کے ماحول کے مطابق اپنے کردار اور بقیہ

بقیہ: اپنی ہدایات کے ذریعہ زندہ کر دیا ہے اور جس کو آپؑ کے خلفاء منزل بہ منزل تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے ۔

احادیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

میل جول کے آداب

عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوْا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِیَامٌ، تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ۔"

(ترمذی ابواب صفۃ القیٰمۃ ص۲/۷۲)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اے لوگو سلام کو رواج دو۔ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۲)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ: "تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔"

(بخاری کتاب الاستیذان باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ ص۲/۹۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کونسا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا۔

وقفِ جدید برکاتِ الٰہی کا ایک خزانہ ہے

وقفِ جدید میں معمولی حصہ لینے والے بھی جانتے ہیں کہ یہ تحریک قرآنِ کریم کی براہِ راست تعلیم و اشاعت کی وجہ سے بے پایاں برکات کی حامل ہے اور اس میں متواتر حصّہ لینے والا اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے زندہ نشانات دیکھتا ہے۔

اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۱۰ کے قریب ایسے معلّم موجود ہیں جو مغربی اور مشرقی پاکستان میں شب و روز قرآن کریم کی تعلیم میں مشغول ہیں۔ ہزاروں بچے جن میں احمدی اور غیر احمدی سب شامل ہیں قرآن کریم کی تعلیم اور برکات سے یکساں مستفید ہو رہے ہیں۔

ضلع تھرپارکر میں اب تک سینکڑوں افراد قرآن مجید کا ترجمہ سیکھ کر ایک خاص نظام میں منسلک ہو چکے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے نماز باجماعت کی پابندی اور شعائرِ اسلام کا رنگ اپنے اندر پیدا کر چکے ہیں۔

پس کیا آپ ۶/- روپے کی اقل ترین رقم دے کر اِس عظیم الشان جہاد میں حصّہ نہ لیں گے؟

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قسط چہارم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

زیورک میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات زیورک سے فرانکفورٹ کیلئے روانگی

حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طرف سے احبابِ جماعت کے نام محبت بھرا اسلام اور دعاؤں کا تحفہ

امیر مقامی محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنے خط محررہ ۹ر اپریل میں زیورک سے رقمطراز ہیں:۔

آج یعنی ۸ر اپریل ۱۹۷۰ء کی مختصر رپورٹ ارسال خدمت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کی طبیعت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب اپنے پیارے امام کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ حضور صحت و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں آمین

اللہ کی مصلحتوں نے مغربی افریقہ جانے کا راستہ اور وقت تھوڑا سا تبدیل کر دیا۔ اس سلسلے میں حضور نے بعض ہدایات دیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ جنیوا سے لے کر لیگوس تک جو تبدیلی ہوئی۔ اللہ اس میں برکت کے سامان رکھ دے۔ اور اپنے فضل اور قدرت سے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

آج حضور نے ہماری نومسلم احمدی بہن نیلا کو تقریباً ایک گھنٹہ تربیتی اور تبلیغی ارشادات سے نوازا۔ یہ بہن بہت مخلص صوم وصلوٰۃ کی پابند اور باحیا خاتون ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے اپنی صفات کا مظہر بنایا۔ اس لئے دین کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ انسان کی اپنی کسی غرض کیلئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر خدمت کریں۔

دوپہر کے کھانے پر حضور نے شہد اور شہد کی مکھی کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ شہد کی مکھی پھولوں سے رس حاصل کرتی ہے، پھر اس میں کچھ اپنا حصہ جو ایک طرح کا اس کا اپنا دودھ ہے شامل کرتی ہے۔ تب جا کر صحیح معنوں میں شہد بنتا ہے۔ اس میدان میں تحقیق کے وسیع مواقع موجود ہیں، ہر پھول کا شہد الگ تاثیر رکھتا ہے۔ اس پر یورپ میں بہت تحقیق ہو رہی ہے

شام کو حضور معہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ زونن برگ تشریف لے گئے۔ شدید سردی تھی یہاں سے جھیل جس کے کنارے پر زیورک واقع ہے دور دور تک نظر آتی ہے۔ حضور کچھ دیر قدرت الٰہی کے اس نظارہ کو دیکھ کر محظوظ ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح فرماتے رہے۔ عشاء اور مغرب کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام زیورک نے عرض کی کہ پوپ نے تو فیصلہ کیا ہے برتھ کنٹرول کے لئے وقفہ یا spacing تو کر سکتے ہیں۔ دوائی استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ اسلام کا موقف کیا ہے۔ اور حضور کا کیا ارشاد ہے۔ فرمایا اسلام کا موقف بالکل واضح ہے۔ اصل مقصد حیات وصال الٰہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بے شمار مقاصد موجود ہیں، بنیادی مقصد کے حصول کی خاطر بہت سی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اولاد سے تعلق رکھنے والا مقصد تو صرف ایک مقصد ہے۔ مقصد اعلیٰ نہیں ہے بلکہ مقصد حیات کے حصول کا ذریعہ اور حصہ ہے۔ اگر دو مقصد ٹکرا جائیں تو ارفع مقصد کی خاطر چھوٹے مقصد کو قربان کر دیں گے۔ نیز جائز مقصد کے حصول کے لئے ذریعہ بھی جائز استعمال کرنا ہوگا۔ اسلام کی یا بنیادی اصول ہے۔

آج صبح ۳ بجے سے برفباری ہو رہی ہے۔ اور اب گیارہ بجے ہیں یعنی پاکستان میں اس وقت شام کے تین بجے ہیں۔ ابھی تک برف پڑ رہی ہے۔ محترمہ آپا کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ابھی ابھی اپنا ایک رویا سنایا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر کے متعلق ہے۔ حضور نے جب اس سفر کے سلسلہ میں دعا کی تحریک فرمائی تو کہتی ہیں کہ میں نے بہت دعا کی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا تشریف لائے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیٹھی ہیں میں پوچھتی ہوں کہ حضور جس دن حضرت صاحبزادی سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائی تھیں تو میرے دل میں خیال آیا کہ اگر حضور کی نانی صاحبہ زندہ ہوتیں تو ان کو کتنی شرمندگی ہوتی کہ جس کو میں سوکھے ٹکڑے دیا کرتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو کتنی برکت دی۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی تا کہ شرمندگی سے بچ جائیں۔ پھر میں دوسرے کمرے میں گئی۔ تو وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث معہ حضرت بیگم صاحبہ تشریف فرما ہیں کہتی ہیں کہ خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رض کی جگہ حضور اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کو دیکھ کر کوئی تعجب نہیں۔ بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ اسی طرح ہی ہونا چاہیئے اور اسے ایک نارمل بات سمجھ۔ پھر میں دوسرے کمرے میں گئی تو آپا بی بی مجھے کہتی ہیں آپا کلثوم آؤ باتیں کریں۔ حضور کے لئے سادہ کھانا پکالیں۔ میں نے ہنس کر کہا پتہ نہیں آپ کی کیا مراد ہے۔ میرا سادہ کھانا تو یہ ہے۔ یعنی مرغی کا گوشت اور آلو اور بھنے ہوئے چاول انہوں نے ہنس کر کہا۔ کہ حضور بہت پسند فرمائیں گے۔

حضور کی تشریف آوری کے موقعہ پر ہم نے کھانے کا چارٹ بنایا۔ تو ہم نے اپنی بساط کے مطابق کوشش کی کہ ہم حضور کی اور قافلے کی مہمان نوازی اچھی طرح کریں۔ خیال تھا کہ پیر کے دن سامان خریدیں گے۔ لیکن جب حضور کا جہاز جنیوا سے لنڈن اور لنڈن سے اچانک زیورک پہنچ گیا تو گھر میں کچھ نہ تھا۔ چنانچہ وہی کھانا پکانا پڑا جس کا خواب میں ذکر تھا۔

محترمہ آپا کلثوم صاحبہ نے سنایا ایک دن میں لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک آواز آئی۔ ناصر کی حفاظت کرو۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ محترمہ آپا کلثوم صاحبہ کا خواب اس سفر سے تعلق رکھتا ہے۔ دونوں میاں بیوی یعنی آپا صاحبہ اور محترم چوہدری صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس الٰہی سلوک کے حصہ دار ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے خدام سے کیا کرتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب بے حد دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ یہ ان کی محنت کا ثمرہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا احسان کہ مشن اپنوں بیگانوں میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اپنے ہمسایوں سے ان کے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی بیماری کے ایام میں ایک مرتبہ ان کے بچے کی ہمسایوں نے دعوت کی کہ وہ ان کے ساتھ چند ہفتوں کے لئے زیورک سے باہر سیر و سیاحت میں شامل ہو۔ آپا جان کی طرف سے معذرت کی گئی کہ محترم چوہدری صاحب تو ہسپتال میں ہیں۔ میں اکیلی ہوں۔ اس پر انہوں نے چھوٹا بچہ ان کے پاس چھوڑ دیا۔ اور ان کا بچہ ساتھ لے گئے:۔

ایک اور واقعے سے بھی اس احترام کا اندازہ ہوتا ہے۔ جو مشن سوئٹزرلینڈ کے لوگوں کے دلوں میں ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ Migros (ایک مشہور سٹور) والے گھروں میں سامان کی delivery نہیں دیتے لیکن ہمارے ساتھ ان کا سلوک مختلف ہے ہمیں سپیشل طور پر سامان پہنچا دیتے ہیں۔

ابھی ابھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ معہ خدام فرینکفورٹ جرمنی کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور احباب اور ہمیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان کی چادر کا سایہ حضور کے سر پر کئے رکھے۔ اور ہم خدام کو کما حقہ خدمت کی توفیق دے۔ اور حضور کو بخیریت کامیابی کے ساتھ واپس لائے آمین ہے۔ احباب زیورک مشن کے امام برادرم محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور ان کی بیگم صاحبہ آپا کلثوم بیگم۔ محترم عبدالسلام صاحب جو تین چار روز اپنے کام سے رخصت لے کر حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب محترم اسحٰق خلیل صاحب جو امام صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے۔ اور اسی میں اپنی خوشی اور خوش قسمتی تصور فرمائی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ تمام جماعت کو محبت بھرا اسلام کہتے ہیں۔ اور سب کے لئے دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل و انعامات کا وارث بنائے۔ آمین

لجنات میں صدارت کا انتخاب

جن لجنات میں صدر لجنہ کے انتخاب پر تین سال گزر چکے ہیں۔ وہ فوری طور پر اپنی اپنی لجنہ میں انتخاب کروا کے ہمیں منظوری کے لئے بھیجیں گزشتہ انتخابات ۶۶ء میں ہوئے تھے۔ اس لئے جن صدرات کے انتخاب پر پورے تین سال گزر چکے ہیں ستمبر سے قبل اس لجنہ کی صدر کا انتخاب ہو جانا چاہئے اور اس کی مکمل رپورٹ آجانی چاہئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سکنڈے نیویا میں تبلیغِ اسلام

تقریر محترم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(۳)

اخبار Holland Tidende اپنی ۲۵ر جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ڈنمارک میں بڑی تیزی سے مسلمانوں کی ایک جماعت معرض وجود میں آچکی ہے اور جس رفتار سے مسجد (نصرت جہاں) کی تعمیر عمل میں آئی ہے۔ وہ اس بات کی آئینہ دار ہے کہ ڈنمارک کی مسلم تحریک کے پیچھے پُر عزم اور فعال دماغ کار فرما ہیں۔ اس بات کو تو کوئی تسلیم نہیں کرے گا کہ سارا ڈنمارک حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائے گا۔ لیکن کوپن ہیگن کے علاقہ Hnidonre میں جس سرگرمی کا ثبوت منظر عام پر آیا ہے وہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اس نوعیت کی ہے کہ کلیسا اس موقف کا سہارا نہیں لے سکتا۔ کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ڈنمارک جو پہلے بیرونی دنیا کے لئے عیسائی مبلغ بھیجا کرتا تھا۔ اب خود اسلامی تبلیغی سرگرمیوں کی آماجگاہ بن گئی ہے۔ یہ صورتِ حال ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس چیلنج کو بہر حال قبول کرنا ہوگا۔"

لجنہ اماء اللہ سکنڈے نیویا

نومسلم بہنوں کا قابلِ رشک اخلاص

یورپین احمدی بہنوں کی سب سے پہلی لجنہ سکنڈے نیویا میں قائم ہوئی۔ عیدین۔ جلسے کانفرنسیں۔ شادی۔ بیاہ وغیرہ کی تقریبات پر مہمان نوازی کے تمام انتظامات لجنہ ہی کرتی ہے۔ افتتاح مسجد کے لئے جب حضرت خلیفۃ المسیح کوپن ہیگن تشریف لائے تو ممبرات لجنہ کئی ہفتوں تک لگاتار صبح سے رات گئے تک مہمانوں کی مہمان نوازی اور قیام گاہ کے انتظامات میں معروف رہتیں۔ اور ان کاموں کے لئے انہوں نے رخصتیں لی ہوئی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کی ان خدمات کو کئی مواقع پر تعریفی کلمات سے یاد فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:

"میں نے وہاں یہ نظارہ بھی دیکھا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ مبارک سے لگے ہوئے درخت اب شیریں پھل دے رہے ہیں۔ وہاں کی احمدی مستورات کا ایثار خلوص اور عقیدت دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لایا۔ وہاں کی مستورات نے صبح آٹھ بجے سے بے کرات کے گیارہ بجے تک روزانہ ہر کام بڑی خوشی سے کیا۔" (مصباح اکتوبر ۱۹۶۷ء)

وہاں لجنہ کے ایک ماہ میں دو اجلاس ہوتے ہیں۔ ایک مسجد میں اور دوسرا کسی ممبر کے گھر۔ مسجد میں اجلاس کے بعد لجنات ریفرشمنٹ کا انتظام کرتی ہیں۔ اور جب باری باری گھروں میں اجلاس ہو تو گھر والی کا کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ ہر اجلاس میں لجنہ کی ممبرات ترجمہ قرآن مجید کے ۲۵ صفحات گھر سے پڑھ کر شامل ہوتی ہیں۔ اور ان صفحات کے مضامین کو اپنی زبان میں بیان کرتی ہیں۔ اسی طرح اخبارات اور رسائل میں اسلام کی عورت کے متعلق بیان کردہ تعلیم پر کوئی اعتراض ہو تو اس کے جوابات تیار کرکے مذکورہ اخبارات میں بھجواتی ہیں۔ اس دفعہ ڈنمارک ریڈیو پر انہیں دو پروگرام اسلامی تعلیم کے متعلق پیش کرنے کا موقعہ ملا

مالمو (سویڈن) میں بچوں کی ایک تعلیم الاسلام کلاس میں تعلیم اور کوپن ہیگن میں بچوں کی تعلیم کے لئے کلاس میں پڑھانے کا انتظام لجنہ کرتی ہے۔

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو لجنہ بیرون کی سیکرٹری ہیں اپنا تاثر لجنہ سکنڈے نیویا کے متعلق یوں بیان فرماتی ہیں۔

"ہماری دونوں احمدی بہنوں مریم ملمہ (سیکرٹری لجنہ) اور مسز مبارکہ میڈسن (سابقہ سکرٹری لجنہ) کی ایک نمایاں خصوصیت مجھے یہ لگی۔ کہ ان کو علم دین وحدیث وغیرہ سے پوری واقفیت تھی۔ ایک دو باتیں انہوں نے ایسی کہیں جن کا میری طبیعت پر آج تک اثر ہے۔ مریم نے تو ایک موقعہ پر مجھے اگر سچ پوچھیں تو لاجواب ہی کر دیا جس دن مسجد کا افتتاح تھا اسی روز جمعہ بھی تھا۔ باوجود خواہش کے میں اور پھوپھی جان مسجد میں نہ جا سکے۔ کیونکہ مسجد میں عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام نہیں تھا۔ ہم نے مسجد کے باہر کپڑا بچھا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لی اور خطبہ سنا۔ دوسرے دن مریم نے کہا تم لوگ کل مسجد میں نہ آئے تم نے بہت مس کیا۔ وہ عجیب نظارہ تھا۔ میں نے اس کو کہا کہ خواہش تو ہماری بہت تھی۔ مگر عورتوں کا علیحدہ انتظام نہیں تھا۔ ربوہ میں تو عورتوں کے پارٹیشن ہوتا ہے۔ (اس پر مریم ملمہ نے کہا) اصل میں پارٹیشن کے متعلق ہم نے بھی سوچا تھا۔ پھر فیصلہ کیا کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پارٹیشن نہیں تھی تو اس لئے نہ کی ضرورت ہے۔ مجھے اس کے منہ سے یہ بات بہت ہی اچھی لگی۔ مگر میں اس وقت اس کا کوئی جواب نہ دے سکی"

ایک دن ہم نیچے باورچی خانہ میں گئیں تو معلوم ہوا کہ مسز مبارکہ میڈسن پیسٹری بنا رہی ہیں۔ "میں نے ان کو کہا آپ کو اتنا کام کرنا پڑتا ہے۔ آپ یہ چیزیں اگر بازار سے لے لیا کریں۔ تو آپ کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ کہنے لگیں اصل میں بات یہ ہے کہ بازار سے تو ہم لے لیں۔ مگر ہمیں یہ وہم آتا ہے کہ اس میں سور کی چربی نہ ہو۔ میں نے دل میں کہا خدا کی شان ہے۔ آج اسلام نے ان کے دل میں سور کی کیسی نفرت پیدا کی ہے جو کہ ان لوگوں کی مرغوب غذا تھی۔"

اسی طرح ایک موقعہ پر مسز میڈسن نے پوچھا کہ قرآن شریف کی آیات گلے میں لٹکانے سے اگر شرک پیدا ہو سکتا ہے تو الیس اللہ کی انگوٹھی بھی تو قرآن مجید کی آیت ہے۔ میں نے الیس اللہ کی انگوٹھی اور تعویذ میں فرق کرکے بتایا۔ کہ انسان کو تدبیر اور دعا دونوں سے کام لینا چاہیے۔

"یہ بات سنکر مسز میڈسن فوراً بولی کہ ہاں وہ جو اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی حدیث ہے۔" (مصباح نومبر ۱۹۶۷ء)

پھر سکنڈے نیویا جماعت کے متعلق فرماتی ہیں:

"محض خدا کے فضل سے وہ جماعت یہاں پیدا ہو رہی ہے۔ جسے کہ تمام یورپ کے نومسلموں کے مقابلہ میں اگر مثالی جماعت کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔"

(مصباح نومبر ۱۹۶۷ء)

اس وقت لجنہ میں تعلیم القرآن کے سلسلہ میں مکرمی میر مسعود احمد صاحب نے ہفتہ وار عربی کلاس بھی جاری کی ہوئی ہے۔ اور بیگم میر مسعود احمد صاحب لجنہ والیوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھاتی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنی ذات میں لجنہ کے لئے صحیح اسلامی نمونہ پیش کرکے قیام شریعت کا زبردست کام انتہائی خاموشی کے ساتھ کر رہی ہیں۔ آپ سے متاثر ہو کر ایک ممبر طیبہ جنتجنسن حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کی درخواست عرض کرتے لکھتی ہیں۔

"ہم سب کو اس بات سے بہت خوشی ہوتی ہے کہ ہمیں زندہ اسلام کا نمونہ بیگم امۃ الرؤف میں دیکھنے کا موقعہ ملا۔"

پھر اسی طرح عائشہ ردؤ (ہالسنس) حضور کی خدمت میں عرض کرتی ہیں۔

"حضور کی دعاؤں سے ہماری لجنہ اب ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ۔ اب ہم میں نیکی کی روح کارفرما ہے۔ اور امام سید مسعود احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کے وجود میں ہمیں ایک پاک اسلامی نمونہ نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے میاں کو اور ان کے بچوں کو اپنے فضل سے نوازے۔" (باقی)

پی اے ایف میں ایئرمینوں کی بھرتی

پی اے ایف میں ایئرمینوں کا انتخاب ۲۰ر اپریل ۱۹۷۰ء کو ۸ بجے صبح پی۔اے ایف انفارمیشن اینڈ سلیکشن سنٹر ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور میں ہوگا۔ امیدواروں کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔ عمر ۱۶ اور ۲۸ سال کے درمیان ہو معیار تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے۔ خواہشمند امیدواروں کو مقررہ تاریخ کو بروقت مذکورہ مقام پر خود حاضر ہونا چاہیئے۔ اور میٹرک کی اصل سند اور دیگر متعلقہ دستاویزات ہمراہ لانی چاہئیں۔

(ناظر امور عامہ)

زمیندار احباب لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی فرما کر ممنون فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

158

انگلستان کے تین مرحومین کا ذکرِ خیر

(مکرم بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

(۱)

۱۹۷۰ء کے پہلے تین مہینوں میں جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کو تین صدمات برداشت کرنے پڑے۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب۔ مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر اور مکرم قاری محمد الیسین خاں صاحب یکے بعد دیگرے اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ ہر موت اپنے ساتھ غم کا غیر معمولی بار لاتی ہے۔ مخلص۔ بے نفس اسلام اور احمدیت کے غمخوار و فدائی احباب کی وفات ایک انمٹ نقش دلوں پر چھوڑ جاتی ہے۔

چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم

خاکسار جب ۱۹۵۹ء میں لندن پہنچا۔ تو لندن کے یوسٹن اسٹیشن پر احباب جماعت میں ایک دوست مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم بھی موجود تھے۔ ان ہی کی کار میں ہم مشن ہاؤس پہنچے۔ نئے ماحول کی اجنبیت کو مکرم چوہدری صاحب کے خلوص۔ محبت اور شفقت نے جلد مانوسیت میں تبدیل کر دیا۔ ان دنوں لندن میں مختصر سی جماعت تھی۔ مکرم چوہدری صاحب کا گھر سب کے لئے کھلا تھا۔ مہمان نوازی ان کا سب سے بڑا وصف تھا کئی دفعہ ان کے مختصر سے فلیٹ میں 25-30 افراد کو بیک وقت ان کی پُرخلوص مہمان نوازی سے متمتع ہوتے دیکھا۔ مشن میں جب بھی آتے اس تاک میں رہتے کہ دوستوں کو گھر لے جائیں اور ان کی خاطر و مدارات سے اپنے دل کو تسکین پہنچائیں۔ ہر مہمان کے لئے خود کھانا تیار کرتے تھے۔ اور اصرار سے کھلاتے تھے۔

مکرم چوہدری صاحب کی کار تقریباً تمام وقت ہی مشن اور احباب کی خدمت کے لئے حاضر رہتی تھی۔ اُن دنوں جماعت کے دوستوں میں سے غالباً بمشکل دو ایک اور دوستوں کے پاس ہی کاریں ہوں گی۔ بعض احباب ازراہ مزاح مکرم چوہدری صاحب کی کار کو "مشن کی ٹیکسی" بھی کہا کرتے تھے۔ دن ہو یا رات۔ جب بھی کسی دوست کو سواری کی ضرورت پیش آتی۔ مکرم چوہدری صاحب کو فون کرتے اور مکرم چوہدری صاحب نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ان کے پاس حاضر ہو جاتے۔ یہ آسان خدمت نہ تھی۔ علاوہ پٹرول کے اخراجات کے وقت بھی لگتا تھا۔ اور اس ملک میں وقت کی قیمت ہر شے سے زیادہ ہے۔ ایک مرتبہ احباب لندن کے ایک قریبی پارک میں پکنک کے لئے گئے۔ مکرم چوہدری صاحب کی ڈیوٹی یہ لگی کہ وہ چند دوستوں کو پارک پہنچائیں۔ اس دن دوست اندازہ سے زیادہ آ گئے۔ اور مکرم چوہدری صاحب کا سارا دن دوستوں کو پارک میں لے جانے اور شام کو واپس لانے میں صرف ہو گیا وہ خود پکنگ میں شامل ہی نہ ہو سکے۔ واپسی پر میں نے کہا۔ کہ آپ نے کیوں اپنے کو تفریح سے محروم کیا۔ جن دوستوں سے آپ نے وعدہ کیا تھا۔ ان کے علاوہ باقی دوست خود پارک پہنچنے کا انتظام کر لیتے۔ لیکن مکرم چوہدری صاحب بار بار یہی کہتے رہے۔ کہ نہیں نہیں میری پکنگ یہی تھی۔ کہ دوستوں کی خدمت ہو گئی۔ اور ان کو تکلیف نہ ہوئی۔

بزرگوں کی خدمت کے لئے تو بالکل ہی اپنے آپ کو وقف کر دیتے تھے۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ جب انگلستان تشریف لائے۔ تو مکرم چوہدری صاحب ان دنوں بعارضہ دمہ بیمار رہتے تھے۔ لیکن باوجود تکلیف کے سارا دن حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ ان کو کہیں جانا ہوتا تو اپنی کار میں لے جاتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ عشق تھا۔ اپنے آخری خط میں جو اپنی وفات سے صرف دو دن قبل خاکسار کو لکھا۔ فرمایا کہ۔

"میرا ارادہ ہے کہ مئی میں حضور جب لندن تشریف لاویں تو لندن جا کر حضور کے قدموں میں گر کر گڑگڑا کر اپنے لئے دعا کی درخواست کروں گا اور اس وقت تک نہ اٹھوں گا۔ جب تک حضور میرے لئے دعا کا وعدہ نہ فرمائیں۔"

لیکن افسوس کہ موت نے ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کی مہلت نہ دی۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ سلسلہ کے ہر مبلغ کے لئے ان کے دل میں بے حد احترام ہوتا تھا باوجود یہیں لمبا عرصہ رہنے کے اور متعدد مبلغین کے ساتھ کام کرنے کے کبھی اپنی بات پر اصرار نہ کرتے تھے۔ بلکہ جب بھی کسی مبلغ کی رائے معلوم کر لیتے اپنی چھوڑ دیتے تھے۔ خاکسار کے ساتھ ان کو بے حد محبت تھی۔ اپنی آخری بیماری کے دوران وہ صرف تین خطوط ہی لکھ سکے۔ جن میں سے ایک خاکسار کے نام تھا جس سے ان کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔

مرحوم چوہدری صاحب کو نوجوان فرزند کی وفات کا صدمہ سہنا پڑا۔ لیکن جس مومنانہ صبر کا نمونہ اس موقع پر دکھایا۔ وہ قابل صد تحسین ہے۔

احباب سے مرحوم کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ان کی بیگم صاحبہ اور بچوں کے لئے جو آج کل امریکہ میں مقیم ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

مکرم لئیق احمد صاحب مرحوم

مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر مرحوم سے خاکسار کو شرف ملاقات ۱۹۶۶ء میں ایڈنبرا میں حاصل ہوا۔ ان دنوں مرحوم مع بچوں کے وہاں بسلسلہ تعلیم مقیم تھے ان سے ملنے پر ہی ان کے اخلاص۔ سلسلہ کے لئے فدائیت۔ عشق رسول اور خلافت سے وابستگی کا فوراً احساس ہو جاتا تھا۔ باوجود نوجوانی کے نہایت درجہ متقی اور خدا ترس انسان تھے۔ اور اس مصرعہ کے مصداق تھے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

خاکسار ایڈنبرا کے ایک ہوٹل میں مقیم تھا۔ اور لئیق احمد صاحب کھوکھر ایڈنبرا سے پانچ چھ میل باہر ایک کارواں میں۔ ایک دن خاکسار سارا دن ان کے ساتھ رہا۔ شام کو ان سے اجازت لے کر ہوٹل آیا۔ تھوڑی دیر بعد مکرم لئیق احمد صاحب مرحوم بمع اپنے صاحبزادہ کے آ گئے اور فرمانے لگے۔ کہ میں نے سوچا باجماعت نماز پڑھ لی جائے۔ اس غرض سے یہاں آیا ہوں۔ گویا پانچ چھ میل کا سفر شام کی سردی میں محض اس غرض کے لئے طے کیا کہ نماز باجماعت کا اہتمام ہو سکے۔ چندوں کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ دعاؤں میں شغف اور محبت الٰہی ان کا خاص مشغلہ تھا۔ چنانچہ اپنے خط مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۹ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"خاکسار ایک سکھ دوست [illegible] یہ دوست مانچسٹر یونیورسٹی کے ریاضیات کے گریجویٹ ہیں۔ کینیا سے آئے ہیں۔ انہیں ملازمت نہیں مل رہی تھی۔ میں نے ان کی توجہ دعا کی طرف مبذول کرائی اور قرآنی دعائے یونس علیہ السلام۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ مع انگریزی ترجمہ لکھ کر دی۔ تاکہ وہ اس کا باقاعدہ ورد کریں۔ چند روز بعد ان کی بیوی نے بتایا کہ سردار صاحب اس دعا کا باقاعدہ ورد کیا کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چند دنوں بعد سردار صاحب نے آ کر بتایا۔ کہ اس دعا کے طفیل ان کا کام بن گیا ہے۔ کجا یہ حالت تھی کہ سکول والے قریب نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ کجا یہ کہ اب دعا کے اثر سے انہیں ایک کالج میں اعلیٰ مشاہرہ پر لیکچرار کی ملازمت مل گئی ہے۔ فالحمدللہ۔"

مکرم لئیق صاحب مرحوم کو بچوں کی تربیت کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ اپنے بچوں کی تربیت نہایت اعلیٰ رنگ میں کی ہے۔ بڑے لڑکے عزیز فرید احمد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ زبانی یاد کرایا۔ چھوٹے بچے کو بھی شروع کرایا ہوا تھا۔ بچوں میں دعاؤں کا شغف پیدا کرنے کے لئے سب کو نوٹ بکوں پر چھوٹی چھوٹی دعائیں لکھ کر دی ہوئی تھیں۔ تاکہ جب بھی موقعہ ملے۔ اُن کو یاد کرتے رہیں۔ مسجد سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کی بچوں کو بہت تلقین کیا کرتے تھے۔

آپ کی وفات سارے انگلستان کی احمدی جماعتوں کے لئے نہایت صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور پر اپنے افضال کی بارش نازل فرمادے۔ اور ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قاری محمد الیسین صاحب مرحوم

جماعت جلنگھم (KENT) کے مخلص پریذیڈنٹ قاری محمد الیسین خاں صاحب پچھلے ماہ اچانک وفات پا گئے۔ مرحوم مشرقی افریقہ میں لمبا عرصہ قیام کرنے کے بعد انگلستان تشریف لائے۔ اور جلنگھم میں مقیم ہو گئے۔ اُن دنوں جلنگھم میں دو تین احمدی گھرانے ہی آباد تھے۔ مرحوم الیسین خانصاحب نے اپنا مکان خریدا۔ اور مکان کے نچلے حصہ کو مسجد کے طور پر وقف کر دیا۔ باجماعت نمازیں ان کے گھر کے اس وقف شدہ حصہ میں ادا ہونے لگیں۔ اور ان کی شفقت۔ محبت اور اخلاص کے نتیجہ میں جلد ہی جلنگھم میں باقاعدہ جماعت کی داغ بیل پڑ گئی۔ مرحوم الیسین خانصاحب پہلے پریذیڈنٹ چنے گئے۔ اور وفات تک یہ اہم ذمہ داری ان کے ذمہ ہی رہی۔ مرحوم کی مقناطیسی شخصیت نے جلد ہی مشرقی افریقہ سے آنے والے احمدی دوستوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اور چند سال ہی میں جلنگھم کی اس مختصر جماعت کی تعداد میں اتنا اضافہ ہو گیا۔ کہ پچھلے سال کی مردم شماری کے مطابق جلنگھم میں احمدی دوستوں کی تعداد ۱۲۵ تک پہنچ گئی۔ مکرم الیسین خانصاحب شب زندہ دار بزرگ تھے۔ نہایت ہی خاموش اور متین طبیعت کے مالک تھے۔ ہر کسی کے غمگسار اور جماعت کا ہر دوست ان سے بے تکلف تھا۔ سلسلہ کی محبت اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ خلافت سے وابستگی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ تربیت اولاد ایسے رنگ میں کی کہ ان کا ہر بچہ بفضلہ تعالیٰ صحیح رنگ میں مومنانہ نمونہ رکھتا ہے۔ مہمان نوازی بھی ان کا خاص وصف تھا۔ ۱۹۶۸ء میں اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور پر اپنا خاص فضل نازل فرمادے۔ اور ان کے بال بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

قسط نمبر ۳۵

جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر اپنی بہنوں کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری حاصل کر کے یہ تجویز پیش کی تھی کہ لجنہ کے قیام پر انشاء اللہ ۱۹۷۲ء میں پچاس سال پورے ہو جائیں گے اس خوشی میں لجنہ اماء اللہ پانچ لاکھ روپے کا ایک فنڈ قائم کرے جس کو تعمیری کاموں پر خرچ کیا جائے۔ اس کی پانچ اغراض رکھی گئی تھیں۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک لاکھ روپے اس غرض سے پیش کئے جائیں کہ حضور کسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کروائیں۔
۲۔ دفتر لجنہ کی توسیع
۳۔ فضل عمر جونیئر سکول کی تعمیر
۴۔ نصرت انڈسٹریل سکول کی تعمیر
۵۔ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تاریخ کی تدوین اور اشاعت

اس وقت تک کل ۲۲۲،۷۰،۳ کے وعدہ جات حاصل ہوئے ہیں اور دوسرا سال اس تحریک پر گزر جانے کے بعد کل ایک لاکھ چار ہزار پانچ سو چھبیس روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ وعدہ جات اور وصولی ہر دو کی رفتار کم ہے۔ انشاء اللہ پانچ سو یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام دفتر لجنہ میں کندہ کروائے جائیں گے۔ لجنات کو جائزہ لے کر ان بہنوں سے وعدہ جات حاصل کرنے چاہئیں جنہوں نے ابھی تک نہیں لکھوائے۔ نئے وعدہ جات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱	محترمہ بیگم اسلم بیگ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵۰۰ روپے
۲	؍ بیگم چوہدری اللہ داد صاحب ؍	۵۰۰ روپے
۳	؍ مزمل بیگم صاحبہ ؍	۵۰۰ روپے
۴	؍ بیگم محمد صادق صاحبہ ؍	۱۰۰ روپے
۵	؍ بیگم قاضی عبدالحمید صاحب ؍	۱۰۰ روپے
۶	؍ بیگم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب ؍	۳۰۰ روپے
۷	؍ بیگم عبدالعلیم صاحب ؍	۵۰۰ روپے
۸	؍ بیگم حق نواز صاحب ؍	۲۰۰ روپے
۹	؍ مسعودہ پاشا صاحبہ ؍	۵۰۰ روپے
۱۰	؍ صبیحہ حمید صاحبہ ؍	۲۰۰ روپے
۱۱	؍ بیگم شاہد صاحبہ ؍	۱۰۰ روپے
۱۲	لجنہ ماجرہ دیونا ضلع گجرات	۲۶۰ روپے
۱۳	لجنہ پاکپتن ضلع ساہیوال	۱۳۰ روپے

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قائدین خدام الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں

ماہ شہادت/اپریل ہمارے سال کا چھٹا مہینہ ہے۔ گویا اپریل میں ہماری دوسری سہ ماہی ختم ہو جائے گی۔ تدریجی لحاظ سے اس ماہ میں ہر مجلس کے بجٹ کا نصف حصہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ لیکن اکثریت ایسی مجالس کی ہے جو اس لحاظ سے بہت پیچھے ہیں۔ قائدین بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اگر وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق نہیں ہے تو اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور وصول شدہ رقم ۳۰ اپریل تک مرکز کو بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ)

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ
فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون

کے موضوع پر مورخہ ۸ مارچ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر میں منعقد ہوئی۔ مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو مکرم طاہر احمد صاحب سال سوم انجینئرنگ کالج پشاور یونیورسٹی نے کی۔ مکرم منور احمد صاحب پارٹ III بی کام نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے اپنے مقالے پڑھے:۔

۱۔ مکرم صاحبزادہ غلام احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور یونیورسٹی
۲۔ ؍ ڈاکٹر غلام اللہ صاحب تمغہ قائد اعظم نارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور
۳۔ ؍ خواجہ لطیف احمد صاحب ایم اے
۴۔ ؍ بشیر الدین صاحب ساقی ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور
۵۔ ؍ ارشاد احمد صاحب سول انجینئر تربیلا ڈیم (سابق صدر ایسوسی ایشن)
۶۔ ؍ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

انصار، خدام، اطفال لجنہ اماء اللہ کے علاوہ کئی غیر احمدی دوستوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ سب نے بڑے غور سے مقررین کے افکار و خیالات سنے مذاکرے کے بعد تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور اس طرح یہ مذاکرہ بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس مجلس کو کامیاب بنانے میں مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور۔ مکرم بشیر الدین صاحب ساقی قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور اور مسز شمیم اختر زبیری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پشاور نے ہماری کافی مدد کی۔ جس کے لئے ہم ان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔

(فواد الحق۔ جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن پشاور)

قائدین سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ساتھ ہی ساتھ وصول کریں

قائدین خدام الاحمدیہ اس امر کو خاص طور پر مدنظر رکھیں کہ سالانہ اجتماع کا چندہ چندہ مجلس کے ساتھ ساتھ خدام سے اقساط میں وصول کر کے مرکز کو ارسال کرتے رہیں۔ تاکہ سال کے آخر پر خدام سے اجتماع کا چندہ وصول کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری

ماہ امان (مارچ) ختم ہو گیا ہے۔ قائدین مجالس اس ماہ کی رپورٹ جلد تیار کر کے جلد مرکز کو بھجوا دیں۔ کیونکہ آپ کی رپورٹ کا ہمیں شدت سے انتظار رہے۔ نیز جن مجالس نے ابھی تک نومبر تا فروری کی رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ بھی جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

تحریک جدید کے ایک ریٹائرڈ کارکن مکرم محمد شریف صاحب جن کے ایک فرزند عزیزم محمد یوسف صاحب بھی تحریک جدید کے کارکن ہیں۔ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کے باعث صاحب فراش ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس قدیمی مخلص کارکن کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور صحت اور کام والی لمبی عمر بخشے۔ (شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چو این لائی جولائی میں پاکستان آئیں گے

اسلام آباد ۱۵ اپریل۔ باخبر ذرائع کے مطابق چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی جولائی میں پاکستان کے سرکاری دورے پر آئیں گے۔ ان کے دورے کی حتمی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ ان کے ہمراہ چین کی وزارت خارجہ کے اعلیٰ حکام بھی ہوں گے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کتنے روز پاکستان میں رہیں گے ان ذرائع کے مطابق حکومت پاکستان کی طرف سے حال ہی میں چینی وزیر اعظم کو پاکستان کے دورے کی دعوت کی تجدید کی گئی ہے۔ دعوت کی تجدید چین کے وزیر تجارت مسٹر فانگ ژی کے ذریعے کی گئی جو چند روز قبل پاکستان کا دورہ مکمل کر کے واپس وطن گئے ہیں۔ صدر پاکستان نے ان کی وساطت سے چینی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین ماؤزے تنگ اور دوسرے چینی رہنماؤں کو خیر سگالی کے پیغامات بھیجے ہیں

اپالو ۱۳ کو چاند پر اتارنے کا منصوبہ ناکام

ہوسٹن ۱۵ اپریل۔ چاند پر تیسری مرتبہ انسان کو اتارنے کا امریکی منصوبہ ناکام ہو گیا ہے خلائی جہاز اپالو ۱۳ کی قمری گاڑی کو دو خلانوردوں جیمز لوول اور فریڈ ہیز سمیت چاند کی سطح پر اتارنے کا منصوبہ کل اچانک ترک کرنا پڑا۔

اپالو میں کل علی الصبح برقی نظام معطل ہو گیا اور بجلی سپلائی کرنے والے دو سیل بیکار ہو چکے ہیں اسی وجہ سے ہوسٹن کے خلائی سائنسدانوں نے خلابازوں کو واپس آنے کی ہدایت کر دی ہے زمین کی طرف ان کی واپسی جمعہ کے روز ہوگی۔ واپسی سے قبل اپالو ۱۳ چاند کے گرد چکر لگائے گا۔

مرکزی وزیر اطلاعات کی بات چیت

لاہور ۱۵ اپریل۔ مرکزی وزیر اطلاعات و قومی امور نوابزادہ شیر علی خان نے نظریہ پاکستان کے مطابق ملک میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لئے رائے عامہ کو بیدار کرنے اور اس مقصد کے لئے نشر و اشاعت کے ذرائع کو موثر بنانے پر زور دیا ہے۔ وہ کل یہاں ریڈیو اور ٹیلیویژن کے حکام سے بات چیت کر رہے تھے۔

تونس میں پاکستانی سفیر کو اٹلی کی پولیس نے گرفتار کر لیا

روم ۱۵ اپریل۔ اٹلی کی پولیس نے کل رات تونس میں پاکستان کے سفیر پرنس ہارون الرشید عباسی کو منشیات کی سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ پاکستانی سفیر کو اس وقت گرفتار کیا گیا جب پولیس منشیات کے سمگلروں کی پکڑ دھکڑ کے سلسلے میں وسیع پیمانے پر چھاپے مار رہی تھی۔

پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ شہزادہ ہارون الرشید عباسی سمگلروں کے ایک بہت بڑے گروہ کے سرغنہ ہیں۔ ان کے ساتھ دو جوان عورتیں بھی سمگلنگ کے الزام میں پکڑی گئی ہیں۔

حکومت پاکستان معلومات حاصل کر رہی ہے

اسلام آباد ۱۵ اپریل۔ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ روم میں پاکستانی سفیر شہزادہ ہارون الرشید عباسی کی گرفتاری کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں ترجمان نے کہا ہے کہ جب تک حقائق جمع نہیں کر لئے جاتے اس وقت تک پاکستانی سفیر کی گرفتاری کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ شہزادہ عباسی تونس میں پاکستان کے سفیر ہیں اور انہیں اٹلی پولیس نے سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔

الٰہ آباد میں اندرا گاندھی کا پتلا جلایا گیا

نئی دہلی ۱۵ اپریل۔ کلکتہ اور الٰہ آباد میں کل دو مختلف سیاسی گروہوں سے تعلق رکھنے والے مظاہرین نے احتجاج کے طور پر چینی رہنما ماؤزے تنگ اور بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے پتلے جلائے۔ کلکتہ کے طلباء نے جادو پور یونیورسٹی کے چین نواز طلباء کی جانب سے مہاتما گاندھی کی تصویر کو آگ لگانے کے خلاف احتجاج کے طور پر کل جلوس نکالا۔ جس کے دوران انہوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین ماؤزے تنگ کے پتلے کو نذر آتش کیا۔ یاد رہے کہ جادو پور یونیورسٹی کے طلباء نے چند روز قبل یونیورسٹی کیمپس کی لائبریری کو آگ لگا دی تھی جس کے باعث مہاتما گاندھی کی ایک شاندار تصویر جل گئی تھی۔ ادھر سمیوکتہ سوشلسٹ پارٹی کے ارکان نے الٰہ آباد میں احتجاجی مظاہرہ کیا۔

اتفاقی رخصتوں کی تعداد بڑھا دی گئی

راولپنڈی ۱۵ اپریل۔ صوبائی حکومت نے اساتذہ کے لئے اتفاقی رخصتوں کی پابندی نرم کر دی ہے۔ مروجہ قواعد کے مطابق عام سرکاری ملازمین سال میں ۲۵ اتفاقی رخصتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

احباب جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"شوریٰ میں یہ تحریک پاس ہوئی تھی کہ لوگ مختلف تقریبوں پر اور مختلف پیشہ ور اپنی آمدنیوں پر کچھ نہ کچھ رقم مساجد کے لئے دیتے رہیں جس سے غیر ممالک میں جہاں مساجد کا بنانا تبلیغی نقطۂ نگاہ سے ضروری ہے۔ مساجد تعمیر ہوتی رہیں"

(۲)

"ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے۔ جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی۔ اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھے"

ہماری جماعت کے ہر فرد (مرد عورت اور بچہ) کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود کے مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اکناف عالم میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اپنے خدائے رحیم و کریم سے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

بچوں کی چونڈی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا خاص نسخہ

ایک ماہ میں بچہ دوگنا صحت مند نظر آنے لگتا ہے۔

قیمت ایک ماہ ایک روپیہ

ترکیب استعمال اور آزمائش کے لئے فہرست ادویات مفت حاصل کر کے فائدہ اٹھائیں۔

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ضرورت ہے

ایک مالی جو کہ بڈنگ کا کام جانتا ہو۔ اور دو کارکن جو زمینداری کام کر سکتے ہوں اور نگرانی بھی کر سکتے ہوں۔ نوجوان محنتی آدمی اطلاع دیں۔ تنخواہ ایک صد سے اوپر علاوہ کھانا و رہائش ہوگی کام لیہ کے علاقہ میں کرنا ہوگا۔

عنایت اللہ

A 30 2 سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

امتحان کارکنان صدر انجمن احمدیہ

۱۶ مئی بروز ہفتہ منعقد ہوگا

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے امتحان کے لئے اعلان کیا گیا تھا کہ اپریل ۱۹۷۰ء کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ چونکہ ان دنوں میں مالی سال کے آخری ایام کی وجہ سے کام کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے ۱۶ مئی ۱۹۷۰ء پر امتحان ملتوی کیا گیا ہے۔ تمام کارکنان مطلع رہیں

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے
ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ فون ۷۹
گول کچہری بازار۔ لائل پور

انفاق فی سبیل اللہ میں بخل سے کام لینے کا مرض اور اس کے علاج کا طریق

انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انفاق فی سبیل اللہ میں بخل سے کام لینے کے مرض اور اس کے صحیح علاج پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا ہے غریبوں میں تواضع اور انکسار زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسی لئے انبیاء کی جماعتوں میں عموماً غریب ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا انہیں غریب رکھنا چاہتا ہے بلکہ خدا ان غریبوں کو اس لئے دین کی خدمت کا موقع دیتا ہے کہ ان میں حرص نہیں ہوتی اور شکر کا مادہ ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ بے شک وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو امراء ہیں اور مخلص ہیں اور وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر دباؤ ڈالا جائے تو وہ مان جاتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو چندوں سے کھسکتے رہتے ہیں اور پھر جہاں بیٹھیں گے کہیں گے کہ بڑی مصیبت ہے ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے وہ غریب آدمی جو پچیس روپے کما کر چندہ دے رہا ہوتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ اڑھائی ہزار روپیہ لے کر بھی کیوں چندہ نہیں دے سکتا۔ ان نقائص اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے لیکن جب وہ کہتا ہے إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے یا جب وہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے دیں۔ یا کہتا ہے بڑی مصیبت آگئی ہے ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو اسی وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصہ لے سکتا ہے جب اسے ایک پیسہ بھی ملتا ہے وہ اسے خدائی انعام سمجھتا ہے یا پندرہ کی بجائے بیس روپے ملتے ہیں۔ تو وہ ان پانچ روپوں کی زیادتی کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے۔ پچاس کی بجائے سو روپیہ ملتا ہے تو وہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ہزار روپیہ ملتا ہے تو وہ ہزار کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے۔ پندرہ سو روپیہ ملتا ہے تو وہ ان پندرہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے۔ ایسے شخص کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ اگر مجھ سے دین کی خدمت کے لئے کسی چندے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ ایک مصیبت ہے جو مجھ پر آگئی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے اسی کا ہے میرا اپنا کچھ نہیں۔ جب تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھتا ہے اور پھر وہ تم سے مانگنے آجاتا ہے تو کیا تم اس کی امانت کی واپسی کو مصیبت سمجھتے ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روپیہ تمہیں ملتا ہے اگر تم اس کے متعلق اپنے دلوں میں یقین اور ایمان پیدا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اس روپیہ کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو۔ کیونکہ تم سمجھو گے کہ یہ میری چیز نہیں تھی بلکہ اسی کی تھی جیسے انسان بعض دفعہ سفر پر جاتا ہے تو وہ اپنی بھینس ہمسایہ کو دے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ دس دن اس کا دودھ پئیں سفر سے واپس آکر میں لے لوں گا۔ اب کوئی کمینہ اور ذلیل انسان ہی ہوگا جو اس کے مانگنے پر اپنے دل میں کہے کہ یہ میری کیوں نہ ہوگئی بھینس میرے قبضہ میں ہی رہتی۔ ورنہ جو شریف انسان ہوگا وہ کہے گا کہ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں آپ کی بھینس سے میں نے بڑا فائدہ اٹھایا ہے مگر دنیا میں تو امانت رکھنے والے اپنی ساری امانت واپس لے لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی امانت میں سے صرف ایک حصہ مانگتا ہے سارا نہیں مانگتا پس وہ تو امانت داری بھی قسم کا ہے اس کے مانگنے پر جو شخص ناراض ہوتا ہے وہ بڑا ہی ذلیل اور رذیل قسم کا انسان ہے اس نے ساری عمر خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھایا پھر کسی موقع پر اگر اس نے ایک آدھ چیز مانگ لی تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے حقیقت یہ تمام باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ناقدری اور ناشکری سے پیدا ہوتی ہیں اسی لئے خدا تعالیٰ نے بار بار کہا ہے کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میرے احسانات کو یاد رکھو جب انسان ہر چیز کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے تو اسے سارا دین مل جاتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۴۰)

رضائے الٰہی کی تلاش میں شب و روز منہمک رہنے والی جماعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی تاثیر اور انوار و برکات کے لئے کسی گزشتہ قصہ کا حوالہ نہیں دیتا اور نہ صرف آئندہ وعدہ ہی پر رکھتا ہے بلکہ اس کے پھل اور آثار ہر وقت اور ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں اور اسی دنیا میں ایک سچا مسلمان ان ثمرات کو کھا لیتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۲۴)

آج دنیا بھر میں صرف ایک جماعت ہے جو خدا کے فضل سے اسلام کے انوار و برکات کے ثمرات سے بہرہ ور اور قرب الٰہی کے نعماء سے لطف اندوز ہو رہی ہے یعنی جماعت احمدیہ۔ اور آپ خوش قسمت ہیں جو اس جماعت میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں شب و روز منہمک ہیں اور اس طرح اس کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر رہے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے اس پیار اور اسلام کے انوار و برکات کے تازہ پھلوں کے سلسلہ کو ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ بحیثیت فرد جماعت آپ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات میں باقاعدہ حصہ لے رہے ہیں۔ آپ کے ذمہ حصہ آمد، چندہ وصیت، بشرح چندہ عام، چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا تو نہیں۔ ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

(ناظر بیت المال آمد)

جماعتہائے احمدیہ ضلع پشاور کا سالانہ تربیتی اجتماع

جماعت ہائے احمدیہ ضلع پشاور کا تربیتی سالانہ اجتماع ۱۸۔ ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء بروز ہفتہ اتوار، مسجد احمدیہ سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ، پشاور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے لئے حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بطور نمائندہ خصوصی تشریف لا رہے ہیں۔ نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعدد دیگر علماء کرام بھی تشریف لائیں گے۔ علاقہ سرحد کی جماعتوں سے استدعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔ دیگر ملحقہ جماعتوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت پشاور ہوگا۔

(محمود احمد امیر جماعت احمدیہ پشاور)

بقیہ صفحہ اوّل

حضور ایدہ اللہ کا سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو حضور کو ہر آن ہر قدم پر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی حضور کے اس الٰہی سفر کے نہایت ہی خوشکن اور عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور اسلام کو ہر خطہ اور ہر ملک میں ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا کامل غلبہ بخشے اور حضور پر نور مع اہل قافلہ کی معیت میں کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۲